

من النار ابو سعید خدری سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا جہنم میں ایک آگ کا پہاڑ ہے اس پر کافر کو ستر برس تک چڑھایا جاوے گا اور گرایا جاوے گا اسی طرح ہمیشہ ہوتا رہے گا ایک روایت میں ہے دوزخیوں پر گرم مانی ڈالا جائیگا جب وہ پیٹ تک جائیگا تو اس کو کاٹ ڈالیا جائیگا یہاں تک کہ اس کا پیٹ دونوں قدموں سے جدا ہو جائیگا۔ ایک روایت میں ہے جہنم میں اہل نار کو گرم پانی پلایا جائیگا جس سے اس کی آنت ٹکڑے ٹکڑے ہو کر باہر نکل آئے گی قرآن میں ہے فذوقوا فلن نریذک لاعداء اباء عذاب کو چکھو تمہارے لئے عذاب ہی عذاب ہے۔ دوسرے مقام پر ہے لا یذوقون فیہا برداً ولا شرباً۔ یعنی جہنمی اس کے اندر ٹھنڈک نہ پائیں گے اور نہ پانی۔ جسوقت دوزخی عذاب جہنم سے تنگ آجائیں گے تو آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے کہ مالک کو بھارو۔ مالک جہنم کے داروغہ کا نام ہے۔ چنانچہ ایک ہزار برس تک بھاریں گے اس کے بعد جواب میں کہا جائیگا کہ تم ہمیشہ اس میں رہو گے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کو بھاریں گے اللہ تعالیٰ جواب میں فرمائے گا دوزخ میں دو رہو اور مجھ سے کلام نہ کرو۔ اور وہم فیہا کالحون کی تفسیر میں آنحضرتؐ نے فرمایا ان کا اوپر کالب پھول کر سر تک اور نیچے کا ناف تک پہنچ جائیگا۔ عبداللہ بن حارث سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا دوزخ میں سانپ اونٹ کے برابر ہیں اور بچھو خچروں کے مانند جب ایک بار کاٹیں گے تو اس کا زہر چالیس برس تک رہے گا۔ اس ہیبت ناک حالت کو دیکھ کر کہیں گے کہ کاش ہم رسول کی پیروی کرتے اور شیطان کی پیروی سے جدا رہتے۔

الغرض قرآن و حدیث نے ہم کو جہنم کے حالات سے بخوبی آگاہ کر دیا اب بھی اگر ہم ماہِ راست پر قائم نہ رہے اور دنیاوی مشاغل میں لگ کر خدا کی یاد دل سے بھلا دی اور اعمالِ حسنہ کی طرف رغبت نہ کی تو ہم خود اپنے کئے کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اللہم احفظنا من النار واجرنا منہا۔

مسائل روزہ بطریق ناول

(از مولوی محمد آدم حسن صاحب انصاری متعلم مدرسہ طائیفہ دہلی)

آدم حسن۔ (عبدالعزیز خاں سے) السلام علیکم

عزیز۔ بھائی وعلیکم السلام۔ مزاج گرامی!

آدم حسن۔ اللہ اللہ۔ آپ کا مزاج مبارک!

عزیز۔ بھائی اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے اچھا ہوں۔

آدم حسن۔ کہو کیا خبریں ہیں؟

عزیز۔ کوئی نئی بات نہیں ہے البتہ رمضان شریف سر پر آ پہنچے ہیں اور گرمی کی وہ شدت ہے کہ الامان و الحفیظ

خدا جلنے ایسی گرمی میں رمضان کس طرح گزریں گے میرا ارادہ تو ایسی گرمی میں ہرگز روزہ رکھنے کا نہیں ہے۔ کون ایسی گرمی میں بھوکا مرے اور بھائی بھوکا تو وہ مرے جس کے پاس کھانے کو نہ ہو فاقہ کی مصیبت وہ جھیلے جو محتاج ہو اس رزاق نے ہم کو بہتیرا دے رکھا ہے پھر کیا ہماری شامت ماری گئی ہے کہ خواہ مخواہ بھوک کی تکلیف اٹھائیں۔ فاقہ کی وجہ سے جان بلب ہو جائیں اور پیاس سے عزیز جان کو ہلاکت میں ڈال دیں۔ خدا تعالیٰ کو ہمارے بھوکے رہنے سے فائدہ؟ آدم حسن۔ بھائی سنو! تم کو تو کم علی کی وجہ سے معلوم نہیں کہ روزہ رکھنے میں کیسے کیسے فائدے ہیں اور اسی وجہ سے پیارے اسلام نے ہر مسلمان بالغ مرد و عورت صحیح و تندرست مقیم پر روزہ کا رکھنا فرض قرار دیا ہے۔

عزیز۔ بھائی یہ تو تم نے ایک ہی کہی کہ روزہ رکھنے میں فائدے ہیں! واہ! فائدے تو خوب ہیں یہی نا؟ کہ دن بھر بھوکے مریں پیاس کے ہاتھوں گھٹ گھٹ کر جان دیں پان کو ترسیں سگرٹ پی نہ سکیں ہر بات کو ترسیں۔

آدم حسن۔ بھائی کھٹے کب تک رہو گے۔ گرمی کا برا ہو۔ تم بسینہ میں نہلے جا رہے ہو۔ آؤ کپڑے اتار دو۔ دو گھڑی دم لیلو۔ پان کھاؤ۔ شربت نوش فرماؤ۔ فالودہ برقی کھاؤ۔ پھر اگر دل چاہے تو پیٹ بھر روزے کے فائدے ہم سے سن لیتا۔

دکھو یا کیسی کہی تم تو ڈر گے ہو گے کہ اور رمضان کے آنے سے پہلے ہی یہ ہم کو مارنا چاہتا ہے۔

عزیز۔ نہیں بھائی جھکو جاتا ہے تم کو روزے کے جو فائدے معلوم ہوں جلدی کہہ سناؤ ورنہ بندہ تو چلیدن کا مصدر گردانتا ہے۔

آدم حسن۔ واہ بھائی ایسی بھی کیا جلدی پڑی ہے زیادہ نہ سہی پانچ منٹ ہی بیٹھ لو۔

عزیز۔ اچھا اگر تمہاری ایسی ہی مرضی ہے تو خیر مردانہ گادروازہ کھول دو مگر مہربانی کر کے ہ منٹ سے زیادہ ہم کو نہ بٹھا۔

آدم حسن۔ بھائی اندر چلے جاؤ کل سے اماں اور آپا جان خالہ اماں کے یہاں مہمان گئی ہوئی ہیں۔

عزیز۔ اچھا بھائی دو گھونٹ پانی تو پلو دو پیاس کے مارے زبان پر کٹے آ رہے ہیں۔

آدم حسن۔ (ملازم سے) فاروق۔ سلمے کے طاق میں جوشیشہ فالس کے شربت کا رکھا ہوا ہے اس میں سے کالنج کے بڑے گلاس میں شربت اور شربت میں برف ڈال کر جلدی سے لے آؤ۔

ملازم۔ بہت اچھا حضور ابھی لایا۔

آدم حسن۔ (عزیز کی کرسی کے پاس اپنی کرسی کر لی) اور کہنے لگا بھائی تم پر پنکھا کئے دیتا ہوں۔ یہ کہہ کر آدم حسن عزیز پر پنکھا کرنے لگا ایک منٹ بھی نہ گزرا ہو گا کہ ملازم شربت بنا کر لے آیا۔ اور آدم حسن نے عزیز کی طرف اشارہ کیا۔

ملازم نے شربت عزیز کو دیا چونکہ عزیز غضب کا پیا سا تھا ٹھنڈا ٹھنڈا اور بیٹھا شربت غٹ غٹ چڑھا گیا پھر پان کی گھوری عزیز کو پیش کی گئی جس کو اس نے سلام کر کے منہ میں رکھ لیا اور آدم حسن سے کہا۔

عزیز۔ اچھا اب خاطر و تواضع تو کافی ہوئی مہربانی کر کے روزے کے فائدے ایک ایک کر کے ہمیں سنائیں۔

آدم حسن۔ اچھا بھائی لو سنو!

(۱) انسان میں دو قوتیں ہوتی ہیں ایک قوت یہی دوسری قوت ملکی۔ پہلی قوت کھانے پینے سے بڑھتی ہے جس سے

حد۔ بغض۔ کینہ۔ زنا۔ قتل۔ جھوٹ۔ وغیرہ جرائم سرزد ہوتے ہیں اور اگر کھانا پینا کم کیا جاوے تو قوت ملکی قوت یہی

غالب آجاتی ہے جس سے علم - سخاوت - عدل و انصاف صبر و ایشا رو غیرہ عمدہ خصال پیدا ہوتے ہیں۔

(۲) دنیا میں ہر چیز کی قدر اس کی ضد سے ہوا کرتی ہے۔ اگر احتیاج نہ ہو تو غنا کی کون قدر کرے۔ اگر کفر نہ ہو تو اسلام کو کون سر پر بٹھائے۔ اگر تارکی نہ ہو تو نور کسی کے آنکھوں کا نور نہ ہو اسی طرح اگر بھوک نہ ہو تو سیری کا مزہ کون چکھے اسی واسطے تو اللہ تعالیٰ نے روزہ دار کو بھوکا رکھنے کا حکم صادر فرمایا ہے کہ بھوک سے صبر کا اجر ملے اور بھوک کے بعد سیری غذا سے شکر نعمت بجالا جائے۔ غرضیکہ روزہ میں شکر اور صبر دونوں کا امتحان ہوتا ہے جسکو روزہ دار آئندہ کے ساتھ پاس کرتا ہے۔

(۳) انسان سچی ہمدردی اس وقت کرنے پر مجبور ہوتا ہے جبکہ وہ کیفیت فقر و فاقہ کی جو اس کے ہم جنسوں کو پہنچ رہی ہے اس کیفیت کا احساس اپنے نفس میں کرے جب خود کو بھوک لگے تب ہی تو بھوکوں کی خبر لے گا۔ اسی باعث سے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے روزہ فرض کر کے ہمدردی کی تعلیم دی ہے کہ جس طرح تم بھوکے رہ کر بھوک کا احساس کرتے ہو اسی طرح تمہارے غریب بھائیوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے پھر انہیں تم تو خوب شکم سیر رہو اور تمہارے مسلمان بھائی بھوک سے جان توڑیں اور تم ان کی خبر نہ لو۔

(۴) جس طرح انسان کے ظاہری دشمن اس پر حملہ کرتے ہیں اسی طرح اُس کے باطنی دشمن بھی اس پر حملہ کی دھمکیاں دیتے رہتے ہیں اور اگر انسان اپنے باطنی دشمنوں کو زیر کر نیکی فکر نہ کرے تو وہ موقع پا کر اس کو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔ تم دریافت کرو گے کہ انسان کے باطنی دشمن کون ہیں؟ باطنی دشمن نفس اور شیطان ہیں اسی واسطے پروردگار عالم نے بندوں پر فرض کیا کہ یہ اس کے تق میں رہے جو نفوس شیطانی اور رذائل و مساوس سے اس کو روکتا ہے اسی بنا پر حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الصَّوْمُ جُنَّةٌ۔ یعنی روزہ ڈھال ہے۔ جس طرح ڈھال تیرے تلوار وغیرہ کے حملہ کو روکتی ہے اسی طرح روزہ نفس اور شیطان کے حملوں کو روک لیتا ہے۔

(۵) دنیا میں کوئی کام بغیر استقلال کے نہیں ہوتا اور کمال استقلال کا نام صبر ہے جو روزہ سے بدرجہ اتم حاصل ہوتا ہے اسی وجہ سے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الصَّوْمُ يَصْفُ الصَّالِحِينَ۔ روزہ آدھا صبر ہے۔

(۶) - روزہ اعمال صالحہ کا موجب اور بُرے اعمال کا مانع ہے۔

(۷) روزہ سے انسان کی صحت اچھی رہتی ہے کیونکہ روزہ سے اخلاطِ ردیہ کا قلع و قمع ہوتا ہے اطباء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ بعض اخلاطِ ردیہ جسم انسانی میں ایسے پیدا ہوتے ہیں جن کے قلع و قمع کیلئے فاقہ سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔

(۸) محدہ اطباء کے نزدیک ایک چکی ہے جو غذا کو پس باس کر اس کو رقیق القوام اور معتدل اور مصفی کر کے جگر کو پہنچاتا ہے اور جگر میں اس کا صالح خون بن کر قلب تمام جوارح اور عروق میں پہنچ کر بدل یا تبدیل ہوا کرتا ہے۔ چکی کا قاعدہ ہے کہ اگر رات دن چلتی رہے تو جلد خراب ہو جاتی ہے البتہ ایسی چکی کہ جو چند دن چلے اور تھوڑے دن بند رہے تو عرصہ تک کام دیتی ہے۔ یہی حال حضرت انسان کا بھی ہے جو تجربہ اور مشاہدہ سے یقین تک ہو گیا ہے کہ روزہ دار اور کم کھانے والے اشخاص کی عمر ہمیشہ شکم سیر لوگوں سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔

روزہ کے فوائد بحیثیت علاج دو ہیں (۱) روزہ اعصاب میں حرکت پیدا کرتا ہے اور جسم کے فضلات کو قفا کرتا ہے (۲) آلات انہضام کو پورا سکون اور آرام پہنچاتا ہے جس آرام کے دوران میں جسم اپنی اصلاح کر لیتا ہے جیسا کہ اس عام مشاہدہ سے ثابت ہوتا ہے کہ روزہ میں عام طور پر صحت بخش نیند آتی ہے۔ ہمارا معدہ ہماری آنتیں تمام امراض سے قوی بہت متاثر ہو جاتی ہیں ان کی صفائی ضروری ہے ان کو آرام پہنچانا ہمارا فرض ہے۔ روزہ سے جو آرام ملتا ہے وہ ایک قدرتی تجویز ہے اور طبیعت مدبرہ بدن کو اس کے ذریعہ سے جسمانی اصلاح میں پوری مدد ملتی ہے اور جسم میں جہاں کہیں بھی خرابی واقع ہو وہ خود بخود دور ہو جاتی ہے گلے سے معدہ تک راستہ میں جو تکلیف پیدا ہو، یا رطوبات بدن میں جو خرابی رونما ہو، وہ صرف روزہ رکھنے سے دور ہو جاتی ہے اور اس راہ کا قدرتی نظام اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے۔

عزیز! روزے میں جب ایسے ایسے فوائد نہاں ہیں تو بھائی کیسی ہی چلچلاتی دھوپ ہو کیسی ہی شدت کی گرمی پڑے میں تو ضرور روزہ رکھوں گا لیکن بھائی جان یہ تو بتاؤ کہ کیا روزہ فرض ہے؟
(بقیہ آئندہ)

آدم حسن = ہاں روزہ فرض ہے۔

ناظرین کو مبارکباد

بمدا اللہ ماہِ رمضان المبارک آگیا ہے۔ میں محدث کے ناظرین کو تہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس ماہِ مبارک کو ہم پر سے امن و امان سلامتی و اسلام اور خیر و برکت سے گزارے آمین! میری دلی درخواست ہے کہ اس ماہِ مبارک کی اپنی نیک دعاؤں میں آپ مجھے فراموش نہ فرمائیں

عطاء الرحمن

(مالک رسالہ ص ۱۱)